عورت کے لیے کفارے کے روزے رکھنے کا مسئلہ

ریفرنس نمبر:Nor-11607 تاریخ:31-05-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک عورت نے چھ شوال سے کفارے کے روزے شروع کیے، ان روزوں کو رکھ رہی تھی کہ شوال کے مہینے ہی میں حیض آگیا، سات دن حیض رہا، ان ایام میں روزے نہ رکھے، حیض ختم ہونے کے اگلے دن سے پھر روزے رکھنا شروع کر دیئے، ذیقعدہ کے مہینے میں بھی سات دن حیض کا خون آیا، ان ایام میں روزے نہ رکھے، ان ایام کے ختم ہو جانے کے بعد پھر سے روزے رکھنا شروع کر دیئے، لیکن ابھی کفارے کے روزے مکمل نہ ہوئے تھے کہ ذی الحج کے وہ ایام شروع ہو گئے جن میں روزے رکھنا ممنوع ہے، ان ممنوع ایام میں روزے نہ رکھے، ممنوع ایام کے بعد پھر سے روزے رکھے اور ساٹھ روزے مکمل کر دیئے۔ کیا اس عورت کا یہ کفارہ کافی ہے یا نئے سرے سے روزے رکھنے ہوں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں پے در پے کفارے کے روزے نہ رکھنے کی وجہ سے کفارہ ادا نہیں ہوا، کفارے کے روزے پھر سے رکھنے ہوں گے۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ کفارے کے روزے میں جو فاصلہ ایامِ حیض میں روزے نہ رکھنے کی وجہ سے ہوا ہے، اس فاصلے کو شرع نے معاف قرار دیا ہے، اس کی وجہ سے روزے کے پے در پے رکھنے کی شرط پر شرعا اثر نہیں پڑتا، کیونکہ حیض شرعی و طبعی عذر ہے، جو عام طور پر ہر مہینے ہی عورت کو پیش آتا ہے، البتہ ذی الحجہ کی دس، گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کا کفارے کے روزوں کے درمیان میں آجانے کی وجہ سے کفارہ ادا نہ ہوا، کیونکہ کفارہ ادا کرنے میں یہ شرط ہے کہ اس مدت کے اندر نہ تو ماہِ رمضان آتا ہو اور نہ ہی وہ پانچ ایام درمیان میں آتے ہوں جن میں روزے رکھنا جائز نہیں۔ وہ پانچ ایام یہ ہیں: عید الفطر کا دن، ذوالحجہ کی دس، گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ۔

روزے کے کفارے کے درمیان حیض آجانے کے حکم کو بیان کرتے ہوئے بدائع الصنائع میں ہے: "اذا افطرت المراۃ بسبب الحیض الذی لا یتصور خلو شھر عنه انھا کما طھرت یجب علیھا ان تصل وتتابع حتی لو ترکت یجب علیھا الاستقبال" یعنی: دورانِ کفارہ حیض آنے کے سبب عورت روزہ چھوڑے گی کہ عام طور پر کوئی مہینا حیض سے خالی نہیں ہوتا، پھر پاک ہونے پر اس پر لازم ہو گا کہ باقی رہ جانے والے روزے مسلسل رکھے یہاں تک کہ اگر پاک ہونے کے بعد ایک دن بھی روزہ چھوڑا، تو نئے سرے سے کفارے کے روزے رکھنے ہوں گے۔ (بدائع الصنائع، ج2، ص582، مطبوعہ دارالحدیث، مصر)

اسی طرح صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں لکھتے ہیں: ”اگر عورت نے رمضان کا روزہ توڑ دیا اور کفارہ میں روزے رکھ رہی تھی اور حیض آگیا، تو سرے سے رکھنے کا حکم نہیں، بلکہ جتنے باقی ہیں اُن کا رکھنا کافی ہے۔“

(بہار شریعت، ج2، ص214، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کفارہ ادا کرتے ہوئے اگر درمیان میں وہ ایام آجائیں جن میں روزہ رکھنا ممنوع ہے، تو اس کا حکم بیان کرتے ہوئے الجوہرۃ النیرۃ میں ہے: ”إذا كفر بالصيام وأفطر يوما العذر مرض أو سفر فإنه يستأنف الصوم وكذا لو جاء يوم الفطر أو يوم النحر أو أيام التشريق فإنه يستأنف “یعنی: جب وہ روزوں کے ساتھ کفارہ ادا کر رہا ہو اور مرض یا سفر کے عذر کے پیش نظر کسی دن افطار کر لے، تو وہ پھر سے کفارے کے روزے رکھے گا، اسی طرح اگر یوم الفطر یا یوم النحر یا ایام تشریق درمیان میں آگئے، تو بھی وہ پھر سے کفارے کے روزے رکھے گا۔ (الجوہرۃ النیرۃ، ج2، ص138، مطبوعہ کراچی)

اسی طرح تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق کے حاشیہ چلپی میں ہے: ”ولو أفطر يوما لعذر من مرض أو سفر فإنه يستقبل الصيام وكذا لو جاء يوم الفطر أو يوم النحر أو أيام التشريق فإنه يستقبل الصوم “یعنی: اگر اس نے ایک دن بھی مرض یا سفر کے عذر کی وجہ سے افطار کر لیا، تو وہ نئے سرے سے روزے رکھے، اسی طرح اگر یوم الفطر یا یوم النحر یا ایام تشریق درمیان میں آگئے، تو بھی وہ پھر سے کفارے کے روزے رکھے گا۔ (حاشیہ چلپی معہ تبیین الحقائق، ج3، ص10، مطبوعہ ملتان)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ”روزے سے کفارہ ادا کرنے میں یہ شرط ہے کہ نہ اِس مدت کے اندر ماہِ رمضان ہو، نہ عید الفطر، نہ عید اضحیٰ نہ ایام تشریق۔“

(بہار شریعت، ج2، ص213، مطبوعہ مکتبہ المدینۃ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

19 شوال المکرم 1442ھ/31 مئی 2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے